2 چکنی مٹی (Clay)

مٹی کے برتن بنانے کا فن غالباً اُتنا ہی قدیم ہے جتنی قدیم خود انسانی تاریخ ہے۔ کوئی اور فن کرۂ ارض پر انسان کی کہانی کو اتنی وضاحت سے بیان نہیں کرتا جتنا کہ مٹی کے برتن بنانے کا فن۔ وقت کی گردش نے کئی تہذیبوں کا نام ونشان مٹا دیا ہے لیکن برتن سازی کی مہک میں ان کے وجود کے ثبوت باقی ہیں۔

اس حقیقت کی دو وجوہات ہیں: اول تو یہ کہ دنیا کے تمام حصوں میں عملی طور پر چکنی مٹی بکثرت ملتی ہے؛ دوسرے یہ کہ چکنی مٹی سے بنی اشیا دیگر تمام ساز وسامان کے مقابلے کم سے کم معدوم ہوتی ہیں۔

مٹی کے برتن بنانے کی تاریخ انسانوں کی روزمرہ زندگی، ان کی موت اور تدفین، انسانوں کی ہجرت، تجارت اور فتوحات، ثقافتی رسم ورواج اور ان کے اثرات کا بیان کرتی ہے۔

اگر یہ بات دریافت کرنی ہو کہ آخر چکنی مٹی سے برتن بنانے کا سلسلہ کیوں شروع ہوا، تو یہ تصور کرنا انتہائی آسان ہے کہ کس طرح ماقبل تاریخ کے فرقوں نے بارش کے پانی سے شرابور کیچڑ سے گزرتے ہوئے اپنے نقشِ قدم دیکھے ہوں گے اور کس طرح یہ نقوش ہوا اور دھوپ سے سوکھ کر سخت ہو گئے ہوں گے۔ اس بات کا بالکل صحیح علم تو نہیں ہے کہ انسان نے اپنی ان دریافتوں کو برتن سازی کے لیے ارادتاً کب استعمال کرنا شروع کیا البتہ دنیا کے کئی حصوں میں آزادانہ طور پر اس کی ایجاد ہوتی رہی ہوگی۔

کمہار گھوڑے کے سر کو رنگ روپ دیتے ہوئے

تاہم ایک برتن بنانے کا عمل خاصا طویل اور مشکل ہے جو کئی نسلوں کی کوشش اور تجربوں کے بعد معرضِ وجود میں آیا ہے۔

چکنی مٹی کیا ہے؟

چکنی مٹی تمام دنیا میں پائی جاتی ہے کیوں کہ یہ ہزاروں برسوں کے قدرتی عوامل کے اثر سے پیدا شدہ زمین کی اوپری سطح پر مشتمل ہوتی ہے۔ ہندوستان میں دریا کے پشتوں اور کناروں، جھیلوں اور تالابوں اور زراعتی زمین کے اردگرد الگ الگ قسم کی

چکنی مٹی پائی جاتی ہے۔ چکنی مٹی بنیادی طور پر سیلیکا ہے البتہ چکنی مٹی میں موجود مختلف معدنیاتی اجزا سے اس کا رنگ طے ہوتا ہے اور اس بات کا تعین ہوتا ہے کہ یہ مختلف کاموں کے لیے کتنی سازگار ہے۔

پتھر کے بڑے بڑے ٹکڑوں، کنکر اور نباتی مٹی (ہیومس) کو الگ کر کے چکنی مٹی حاصل کی جاتی ہے۔

جب چکنی مٹی میں پانی ملایا جاتا ہے تو یہ نرم اور لچکدار ہو جاتی ہے۔ چکنی مٹی کے پتلے محلول کو دیواروں اور مجسموں پر لگانے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ چکنی مٹی میں پانی کی مناسب مقدار ملا کر اسے مختلف طریقوں سے استعمال کیا جا سکتا ہے۔

- اسے ایک چکنے مرکب کے طور پر تیار کیا جا سکتا ہے جسے سانچوں میں انڈیل کر جمنے کے لیے چھوڑ دیا جاتا ہے۔
- اسے گاڑھے سیّال کے طور پر گوندھا جا سکتا ہے اور اسفنج کی طرح سے کاٹا جا سکتا ہے۔
- جب اس کی سطح خشک ہو تو اسے پاوڈر کی شکل میں کھرچا جا سکتا ہے۔
- بھوسا اور گھاس پھوس ملا کر مضبوط عارضی ڈھانچے بنائے جا سکتے ہیں جو بہت بڑے مجسموں کو بنانے کے لیے کارآمد ہوتے ہیں۔

اس طرح ہر فنکار بنائی جانے والی چیز کی ضرورت کے مطابق چکنی مٹی کو مختلف طریقوں سے استعمال کرتا ہے۔

مٹی کے برتن بنانا

از منہ قدیم ہی سے چکنی مٹی فنکاروں کی پہلی پسند رہی ہے کیوں کہ یہ کرۂ ارض پر موجود سب سے حساس عنصر ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ معمولی سے دباؤ یا ہلکے سے ہلکے نقوش کو بھی اپنے اندر سمو لیتی ہے۔ چکنی مٹی سے بنی کوئی چیز جب خشک ہو جاتی ہے یا بھٹی میں اسے پکایا جاتا ہے تو ایک کیمیاوی تبدیلی رونما ہوتی ہے اور وہ چیز اتنی سخت ہو جاتی ہے کہ چھونے سے بھی اس میں کوئی تبدیلی رونما نہیں ہوتی۔

کسی نہ کسی قسم کی چکنی مٹی دنیا کے تقریباً ہر حصہ میں مل سکتی ہے۔ ہندوستان میں بھی اس کی تاریخ کا غیر منقطع سلسلہ ملتا ہے۔ فنکاروں نے چکنی مٹی کو گھروں کے لیے ساز و سامان تیار کرنے جیسے – کھانا پکانے کے برتن، چھتوں کے ٹائل، مٹی کی اینٹیں اور مجسموں کے لیے استعمال کیا ہے۔

واہ ! برتن ہر جگہ ہے !
الماری میں رکھی چھاچھ کس میں ہے ، برتن میں
پینے کا پانی کس میں جمع کیا گیا ہے ،برتن میں
چولھے پر رکھا کھانا کس میں ہے ،برتن میں
بالا خانے میں رکھی شکر کس میں ہے ،برتن میں
گھر کے وسط میں ایک برتن

ھمارے اجداد کی نشانی
واستو ، دورانِ تکمیل مکان
ھر گھر کی دھلیز پر ایک برتن
جھاں لگے شادی کا 'پنڈال'، ایک برتن
جب 'گربا' رقص کیا جائے
تو صحن میں رکھا ھے، ایک برتن
بیماری کے دوران
گاؤں کے باھری حصے میں رکھا گیا ، ایک برتن
دورانِ زیارت ھر جائے قیام پر، ایک برتن
موت ھونے پر، شمشان بھومی میں، ایک برتن
'یگیہ' پرسیّاروں کی نمائندگی کرتے ھیں، برتن
گاؤں کی چوپال میں ، گلوکار تھاپ دیتا ایک برتن پر۔

— **پراکرتی سے ماخوذ** ، اندرا گاندھی نیشنل سینٹر فار دی آرٹس

چکنی مٹی کی اشیا دو بنیادی تکنیکوں کو استعمال کرتے ہوئے تیار کی جاتی ہیں:

- چاک پر بنائے جانے والے برتن
- ہاتھوں سے ماڈل بنانا

ان دونوں تکنیکوں میں متعدد عمل شامل ہوتے ہیں۔

چاک پر بنائے جانے والے برتن

ذخیرہ اندوزی کے برتن بنانے کے لیے سب سے پرانے طریقے میں لچّھوں کی تکنیک استعمال کی جاتی ہوگی۔ فنکار چکنی مٹی کے لچّھے بنانے کے بعد انھیں ایک کے اوپر ایک رکھتے جاتے تھے اور اپنی انگلیوں کی مدد سے انھیں ملاتے جاتے ہیں تا کہ کھوکھلا برتن بن سکے۔

کمہار کے چاک کی ایجاد سے اہم تبدیلی رونما ہوئی۔ ہندوستان میں آج کئی قسم کے چاک استعمال ہوتے ہیں۔ پہلی قسم سپاٹ سنگی یا لکڑی کے چاک کی ہے جسے ہاتھ یا کسی چھڑی کی مدد سے گھمایا جاتا ہے، چاک کے بیچ میں چکنی مٹی کا نرم لوندا رکھ کر اور چاک کو گردش دے کر کمہار چکنی مٹی کی شکلیں بدل سکتا ہے۔ اپنی انگلیوں اور ہتھیلیوں کے الگ الگ دباؤ سے وہ مختلف سائز اور مختلف شکلوں کے برتن بنا سکتا یا سکتی ہے۔ چکنی مٹی کے لوندے کے بیچ میں اپنے انگوٹھے سے دباؤ ڈال کر اور اسے آہستگی سے باہر اور اوپر کی جانب کھینچتے ہوئے کھوکھلے برتن کی

پھیلی ہوئی انگلیوں کے ساتھ لچھے بنائیے

دلچسپ خاکے بنانے کے لیے لچھوں کو باہم جوڑیے اور بڑھاتے جائیے

آخر میں بہتر بند ش کے لیے لچھوں کو ہموار کیجیے

شکل اُبھر آتی ہے۔

دوسری قسم کا چاک وہ ہے جس میں چاک کو ایک عمودی دھرے پر رکھا جاتا ہے۔ دُھرے کو بڑا کر کے اس میں نیچے کی طرف ایک اور چاک لگا دیا جاتا ہے اور اس طرح اسے پیروں سے گھمانا ممکن ہو جاتا ہے، اور برتن بنانے کے لیے دونوں ہاتھ آزاد ہو جاتے ہیں۔ اب تو موٹر لگے چاک بھی استعمال کیے جا رہے ہیں۔

ایک کمہار اپنے چاک پر

ہاتھوں سے ماڈل بنانا

ہاتھوں سے ماڈل بنانا ایک ایسا عمل ہے جس میں چکنی مٹی، موم اور گچ جیسے ساز و سامان استعمال کیے جاتے ہیں۔ چکنی مٹی سے سانچے بنانے کا عمل فنکار کو اندرونی بنیاد سے باہر کی طرف کام کرنے کا موقع فراہم کرتا ہے۔ فنکار چکنی مٹی کے اچھی طرح گوندھے ہوئے لوندے سے کام کا آغاز کرتا ہے اور اسے شکل و صورت دینے کے لیے اپنی انگلیوں سے کام کرتا ہے۔ چکنی مٹی کو چپٹا کیا جا سکتا ہے، لچھے بنائے جا سکتے ہیں، موڑا جا سکتا ہے اور اصل خاکے کے ساتھ جوڑا جا سکتا ہے۔ اس تکنیک کے کئی فائدے ہیں جنھیں فنکار کوئی مجسمہ بنانے کے لیے استعمال کر سکتا ہے۔ وہ چکنی مٹی کے ایک چھوٹے سے ٹکڑے کو گیلا کر کے، اسے چپٹا کر کے اور اصل جسم میں اسے لگا کر مجسمے میں ہاتھوں اور ٹانگوں کو جوڑ سکتا ہے۔

یہ عمل فنکار کو اپنی خواہش کے مطابق تبدیل کرنے، بہتر بنانے اور مرمت کرنے کی آزادی دیتا ہے۔ مثال کے طور پر مجسمے کی ناک گر جائے تو فنکار چکنی مٹی کے ٹکڑے کو ذرا سا گیلا کر کے اُسے دوبارہ چہرے پر لگا سکتا ہے۔ اس طرح وہ معمولی جزئیات جیسے چکنی مٹی کے بال، چوڑیاں اور ہار وغیرہ جوڑ سکتا ہے۔

آرائش : چکنی مٹی سے برتنوں کی گیلی سطح پر، زیور میں نگینے جڑنے کی طرح ہی دبا کر، ابھار کر، کاٹ کر یا

چکنی مٹی کے مُکھوٹے بناتے ہوئے

جوڑ کر نقش ونگار اور ڈیزائن بنانے کے بے شمار امکانات ہوتے ہیں اور یہ کہ چکنی مٹی سے بنی ہوئی چیزوں کے کئی حصوں کو ایک ساتھ جوڑ کر بنی ایک مکمل چیز بنائی جاسکتی ہے۔

مصوّری : بھٹّی میں پکانے کے بعد دستکار، چکنی مٹی کے پتلے رقیق محلول، گیرو کو انڈیل سکتے ہیں جس سے چکنی مٹی سے بنی چیز کو ایک ہموار رنگ مل جاتا ہے۔ مجسّموں کے حسن میں اضافے کے لیے انھیں معدنیاتی رنگوں سے رنگا جاسکتا ہے۔ بعض اوقات چکنی مٹی سے بنی ہوئی چیزیں جیسے برتن اور دیے وغیرہ پر بھی پینٹنگ کی جاتی ہے۔

سرخ پختہ مٹی (Terracotta) کیا ہے؟

جب چکنی مٹی سے بنی چیز تیار ہوجاتی ہے تو اسے دھوپ میں یا گوبر اور لکڑی سے جلنے والی عام سی بھٹی میں پکا کر سکھایا جا سکتا ہے۔ یہ عمل چکنی مٹی کو سرخ پختہ مٹی میں بدل دیتا ہے۔ چکنی مٹی کو 1400 - 700 ڈگری سیلسیئس تک مختلف درجۂ حرارت پر پکایا جا سکتا ہے۔ حرارت کی شدت اور پکانے کے طریقے سے سرخ پختہ مٹی مختلف رنگ کی ہوجاتی ہے جو سیاہ بھورے رنگ سے لے کر شوخ لال رنگ پر مشتمل ہوتی ہے۔

ایک بار پکنے کے بعد، سرخ پختہ مٹی ناقابلِ تحلیل، غیر لچکدار اور پائیدار ہوجاتی ہے۔ پکنے کے بعد چکنی مٹی میں کیمیاوی طور پر ملا ہوا پانی خشک ہوجاتا ہے اور وہ سخت ہوجاتی ہے اور تقریباً پائیدار ہوجاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہڑپہ تہذیب کی 5000 سال پرانی مہریں آج بھی موجود ہیں۔

چکنی مٹی کے مجسمے ، مغربی بنگال

دیوقامت مجسمے بنانا

روایتی کمہار ہندوستان کے تقریباً ہر حصے میں رہائش پذیر ہیں اور اپنا کام کرتے ہیں۔ برتن سازی ایک مخصوص پیشہ ہے اور اکثر اس برادری کے لوگ گاؤں یا قصبے کے کسی الگ مقام پر ایک ساتھ مل کر رہتے ہیں۔

ہر کمہار مختلف استعمال کے سیکڑوں برتن بنانے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ یہ برتن اناج اور پانی کا ذخیرہ کرنے کے لیے بڑے بڑے مرتبانوں سے لے کر دیوالی کے لیے تیل کے چھوٹے دیوں پر مشتمل ہوتے ہیں۔ وہ بچوں کے لیے کھلونے اور پوجا کے لیے بڑی بڑی مورتیاں بھی ڈیزائن کرسکتا ہے۔

ٹیراکوٹا : چکنی مٹی کی کسی شے کو بھٹی میں پکانے سے چکنی مٹی ٹیراکوٹا بن جاتی ہے۔

دیوقامت مجسمے بنانے کے لیے فنکاروں نے مختلف تکنیکوں کو فروغ دیا ہے۔ اس میں سے ایک طریقہ تو یہ ہے کہ مجسمے کے ایک ایک حصے کو کمہار کے چاک پر بنایا جاتا ہے۔ ایسا اس لیے کیا جاتا ہے تاکہ بھٹی میں پکاتے وقت چکنی مٹی کے مجسمے کو ٹوٹنے سے بچایا جاسکے۔ جب چکنی مٹی کو پکایا جاتا ہے تو پانی اور نمی خشک ہوجانے کی وجہ سے اس میں خاصا اتصال پیدا ہوجاتا ہے۔ معمولی چکنی مٹی سے بنایا گیا ایک ٹھوس ماڈل بھٹّی کی حرارت کے دباؤ میں پھٹ بھی سکتا ہے۔ عمودی تعمیر کی غیر یکساں موٹائی کا مجسمہ اینٹھ بھی سکتا ہے اور اس میں دراڑ بھی پڑسکتی ہے۔ اس لیے مجسمے کے الگ الگ حصے بنانے کے لیے جن میں عمودی تعمیر یکساں موٹائی کی ہوتی ہے، کمہار کی مہارت کا استعمال اس مسئلے سے عہدہ برآ ہونے کا ایک منفرد طریقہ ہے۔

کمہار اپنی خواہش کے مطابق مجسمے کی ٹانگوں، جسم اور گردن کی کھوکھلی شکلیں بنانے کے لیے چکنی مٹی کو پھیلاتا ہے۔ پھر ان الگ الگ ٹکڑوں کو کمہار مطلوبہ شکل دینے کے لیے باہم جوڑ دیتا ہے۔ برتن کی شکل کی چار ٹانگیں کھوکھلے دھڑ میں لگا دیتے ہیں۔ مجسمے کی آرائش کے لیے فنکار مڑی ہوئی، دبی ہوئی اور لچھوں کی شکل والی چکنی مٹی کے ٹکڑوں کو مجسمے سے آویزاں کردیتا ہے۔

اس غیر معمولی عمل میں سامان کے پُرتخیل استعمال اور زبردست اختراعی ذہن کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ مجسمہ تکنیکی اعتبار سے بہتر اور جمالیاتی اعتبار سے اطمینان بخش ہو۔ بھینٹ کے طور پر بنائے گئے بعض مجسمے دو میٹر اونچے ہوتے ہیں اور ان کی اونچائی گاؤں کے کمہار کی قدر و منزلت میں اضافے کا باعث ہوتی ہے۔ کمہار ان مجسموں کو رقم یا خوراک کے عوض اپنے سرپرستوں کے لیے بناتے ہیں۔

ایک دستکار ایا نار گھوڑے کو قطعی شکل دیتے ہوئے

مختلف ادوار میں چکنی مٹی

3000 سے 1500 ق م

ہڑپّہ تہذیب

جانوروں کے چھوٹے چھوٹے مجسمے ، پالتو جانور جیسے سانڈ اور مینڈھے ، خانگی جانوروں کی چھوٹی چھوٹی شبیہیں جیسے پنجرے میں بند پرندہ ، بلّیاں ، کسی مزیدار میوے کو چباتی ہوئی ہندوستانی گلہریاں

بچوں کے کھلونے بالکل ویسے ہی جیسے آج کل گاؤں کے کمہار چکنی مٹی سے بچوں کے لیے کھلونے بناتے ہیں اور انھیں ہاٹ یا گاؤں کے بازار میں فروخت کرتے ہیں مثلاً ہلتی ہوئی گردن والا سانڈ

300 سے 100 ق م

موریہ اور سُنگا عہد

قدیم موریہ عہد کی راجدھانی پاٹلی پتر، کوسامبی، گیا اور موریہ و گپت عہد کے دیگر اہم مقامات پر کھدائی کے دوران چکنی مٹی کے مجسمے ملے ہیں

100 ق م سے 300 عیسوی

کُشان عہد

ہندوستان کے شمال مغربی خطے میں یونانیوں اور بودھوں کے استوپوں کو اکثر گچ اور چونے کے نقش و نگار اور بیل بوٹوں سے سجایا گیا ہے۔ یہاں کئی گاندھاری طرز کے سر بھی موجود ہیں جن پر رنگ کیا گیا ہے۔ ان میں ہونٹوں کے لیے گہرے سرخ معدنیاتی رنگ اور گوندھے ہوئے بالوں اور گھونگھریالے بالوں کے لیے سیاہی مائل چارکول کا استعمال کیا گیا ہے

300 سے 1000 عیسوی	**گپت اور مابعد گپت عہد** مندروں اور سیکولر عمارتوں کی سجاوٹ کے لیے قدِ آدم سرخ پختہ مٹی کے مجسموں کا استعمال کیا جاتا تھا
1600 سے 1800	مغربی بنگال کے وشنو پور کے مقامی حکمرانوں نے منفرد انداز میں مندروں کی تعمیر کروائی تھی جنھیں ٹیراکوٹا کی پلیٹوں اور گچ اور چونے کے نقوش سے عمدگی کے ساتھ سجایا گیا تھا۔

1900 سے 2000	نو آبادیاتی نظام کے استحصال کے باوجود کمہار کام بھی کرتے رہے اور انھوں نے نئی نئی اختراعات بھی کی ہیں ۔ ہندوستان کے ہر گاؤں، قصبے اور شہر میں برتن سازی کی زندگی سے بھرپور روایت ملتی ہے جو اپنی روایت کے اعتبار سے قطعی منفرد ہے۔

ہندوستان میں چکنی مٹی کے دیو قامت مجسمے
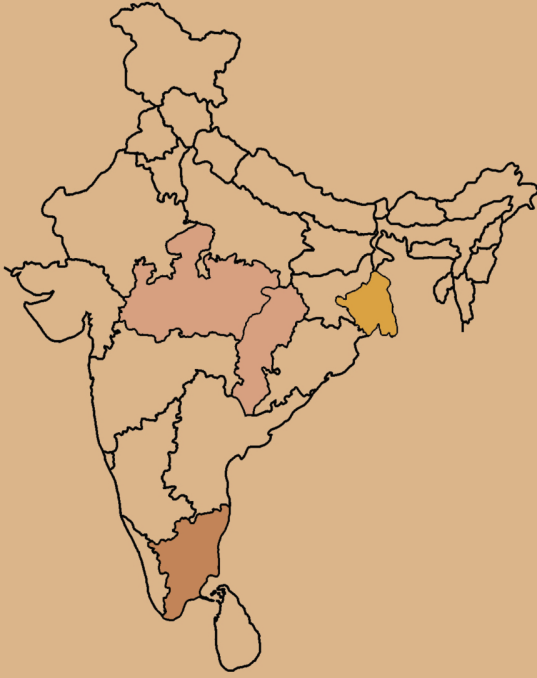
منّت کے طور پر بنائے گئے سرخ پختہ مٹی کے مجسمے مدھیہ پردیش اور چھتیس گڑھ میں ملتے ہیں۔ بستر میں بھادرپد (اگست سے ستمبر) کے مہینے میں اماوس کی رات (بغیر چاند کی رات) قبائلی اپنی دیوی کو ٹیراکوٹا کے بنے ہوئے بیل، چیتے، ہاتھی اور گھوڑے جن پر بعض دفعہ ایک یا دو سوار بھی ہوتے ہیں، پیش کرتے ہیں۔ وہ دولت، صحت اور شیطانی روحوں سے حفاظت کے لیے اس کی پوجا کرتے ہیں۔ چکنی مٹی کے ان جانوروں کو پیش کرنا یا ان کی نذر گزارنا زمانۂ قدیم میں جانوروں کی قربانی کے عمل کا بدل ہے۔

تمل ناڈو میں مقامی دیوتا 'ایانار' کے ڈرامائی دیو قامت مجسمے کو خدمت گاروں، گھوڑوں اور بیلوں کا ایک ہجوم گھیرے رہتا ہے۔ انھیں ''گرام دیوتا'' سمجھا جاتا ہے جو گاؤں کے داخلی راستے پر کھڑے رہتے ہیں اور اس کی حفاظت کرتے ہیں۔

مغربی بنگال میں درگا پوجا کے دوران دیوی کے بے شمار مجسمے بنائے جاتے ہیں۔ فنکار ان بلند مرتبہ عمدہ مجسموں کو بنانے کے لیے مختلف تکنیکوں اور قدرتی سامان کے مرکب کا استعمال کرتے ہیں۔ وہ ٹانگوں، ہاتھوں اور سر کو بنانے کے لیے روایتی طریقے سے مقامی گھاس کو باندھ کر اندرونی ڈھانچہ تیار کرتے ہیں۔ گھاس کو اکثر ہلکے سوتی کپڑے میں لپیٹ دیا جاتا ہے۔ اس کے بعد چکنی مٹی کو دیوی کے جسم پر بہت دھیان سے پرتوں کی شکل میں لگایا جاتا ہے تاکہ رفتہ رفتہ مجسمہ بنتا چلا جائے۔ ہر پرت کو مکمل طور پر سوکھنے کے لیے کچھ عرصے تک یونہی چھوڑ دیا جاتا ہے تاکہ اس میں نہ دراڑیں پڑیں اور نہ وہ اینٹھ جائے۔ خشک ہوجانے کے بعد دیوی کے پورے مجسمے پر قدرتی معدنیاتی رنگ لگایا جاتا ہے۔ اس کے بعد اسے پوجا کے لیے پیش کرنے سے قبل ساڑی پہنائی جاتی ہے اور کاغذ یا مصنوعی جواہرات سے بنے ہوئے زیورات اور پھولوں کی مالاؤں سے سجایا جاتا ہے۔

مغربی بنگال کے بنکورا ضلع کے گاؤں کے میدانوں میں درختوں کے نیچے پُر تکلف طور پر سجے ہوئے چکنی مٹی کے گھوڑے، سرخ پختہ مٹی کے بنے مجسموں کی وسیع فوج اور گاؤں کے دیوتاؤں کو اپنے مصاحبوں کے ساتھ کھڑے دیکھا جا سکتا ہے۔

ماٹی کہے کمھار سے تو کیا روندھے مو ہے،
اک دن ایسا آئے گا میں روندھوں گی توھے۔
— کبیر

مشق

1۔ کوئی تکنیک ایک دن میں پیدا نہیں ہوتی ۔ کسی قسم کی دستکاری میں کوئی تکنیک صدیوں میں سنورتی ہے۔آپ کا کیا خیال ہے کہ برتن سازی کے وہ کون سے مختلف مرحلے تھے جن کی وجہ سے برتن سازی میں چاک کے استعمال کا ظہور ہوا؟ تفصیل سے بتائیے۔

2۔ ہندوستان کے کئی حصوں میں پانی مٹی کے برتنوں میں ذخیرہ کیا جاتا ہے۔ صراحی یا مٹکے کے ڈیزائن اور اس میں استعمال ہونے والے سامان کے وہ کون سے پہلو ہیں جو گرمیوں میں پینے کے پانی کو ان میں جمع کرنے کے موافق ہیں؟

3۔ نیچے دی ہوئی تصویروں سے ان مختلف تکنیکوں کی شناخت کیجیے جو فنکار نے انھیں بنانے میں استعمال کیں۔

لوح	برتن	منّتی شے

4۔ مٹی کے برتن بنانے کی تاریخ انسانوں کی روز مرہ زندگی ، ان کی موت اور تدفین ، انسانوں کی ہجرت ، تجارت اور فتوحات ، ثقافتی رسم ورواج اور ان کے اثرات بیان کرتی ہے ۔اپنے پاس پڑوس کے دس گھروں کا سروے کیجیے اور وہاں موجود مٹی سے بنی مختلف اشیا کی ایک جدول بنائیے جس میں بتائیے کہ انھیں کب استعمال کیا جاتا ہے، ان کی شکل، ان کا طریقہ استعمال اور انھیں کہاں سے حاصل کیا گیا۔جن گھروں کا آپ سروے کریں ان میں روزمرہ زندگی، رسم ورواج، تجارت اور آمد ورفت کا حوالہ خصوصی طور پر دیں۔

5۔ پہیے کی ایجاد نے انسانی زندگی کے ہر پہلو پر گہرا اثر ڈالا ہے۔ پہیے کے مختلف استعمال بیان کیجیے اور بتائیے کہ کس طرح ہر ایک استعمال سے زمانۂ قدیم سے اب تک انسانی زندگی اور ثقافت میں تبدیلی آئی ہے۔

6۔ آپ ایسا کیوں سمجھتے ہیں کہ برتن سازی، مہارت، آلات، تکنیک اور کاروباری انتظامات کے لحاظ سے ایک مخصوص پیشہ ہے؟

7۔ انٹرنیٹ پر صنعتوں، گھروں، سائنس اور خلائی سفر وغیرہ میں چکنی مٹی کے استعمال کے نئے طریقے تلاش کیجیے۔

8۔ فنکار، شاعر اور ادیب ازمنۂ قدیم ہی سے برتن سازی کی علامت یا استعارے کا استعمال کرتے رہے ہیں۔ ہندوستانی فنونِ لطیفہ اور ادب میں اس تصور کی وضاحت کے لیے مثالیں تلاش کیجیے۔ چکنی مٹی کو ایک علامت کے طور پر استعمال کرتے ہوئے آپ خود کوئی نظم لکھیے۔